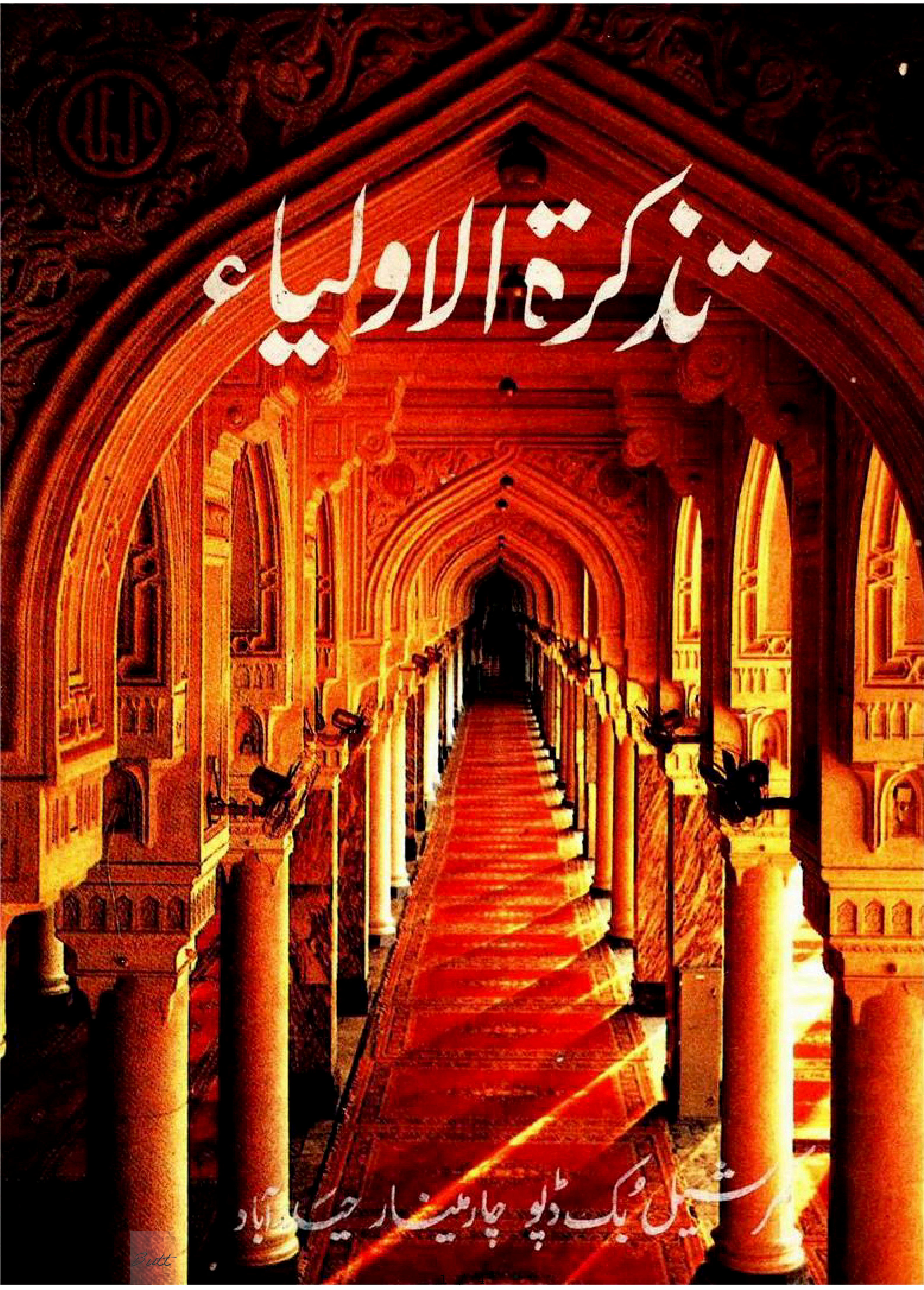

تذکرۃ الاولیاء
مرشیل بک ڈپو چارمینار حیدرآباد

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (القرآن)

# تذکرۃ الاولیاء

(اردو)

مُصنّفہ

حضرت شیخ فریدالدین عطاؔر رحمۃ اللہ علیہ

تصحیح وترتیب

مولانا زبیر افضل عثمانی | محمد عبدالعلیم مظفر

# فہرست اسمائے بزرگان

# باب ٧٩

# حضرت ابونصر سراج رحمۃ اللہ علیہ کے حالات و مناقب

**تعارف** آپ بہت بڑے عالم وعارف اور ظاہری و باطنی علوم پر مکمل دسترس رکھتے تھے اور خاتم فقرا کے نگینہ تھے لیکن آپ کے مکمل حالات و اوصاف کو احاطہ تحریر میں لانا ممکن نہیں۔ آپ کی ایک تصنیف کتاب لمع بہت مشہور ہے، آپ نے حضرت سری سقطی اور حضرت سہیل تستری کو بھی دیکھا تھا اور آپ کا وطن اصلی طوس تھا ایک مرتبہ ماہ صیام میں بغداد پہنچے تو وہاں کے باشندوں نے نہایت گرمجوشی سے استقبال کر کے آپ کو مسجد شونزیہ کے ایک حجرے میں ٹھہرا دیا اور آپ کی امامت میں پورے ماہ میں پانچ قرآن سنے۔ ایک خادم ہر شب آپ کے حجرے کے سامنے روٹی کی ایک ٹکیہ رکھ دیا کرتا تھا لیکن آپ اس کو اٹھا کر حجرے کے ایک گوشے میں رکھ دیا کرتے تھے اور ماہ صیام کے خاتمہ پر عید کی نماز ادا کر کے نامعلوم سمت کی جانب نکل گئے اور جب لوگوں نے حجرے میں جا کر دیکھا تو ایک گوشہ میں تیس ٹکیاں روٹی کی جمع تھیں۔

**حالات** موسم سرما کی ایک رات میں آپ اپنے ارادت مندوں سے معرفت سے متعلق کچھ بیان فرما رہے تھے اور آپ کے سامنے آگ روشن تھی۔ دوران بیان آپ کو ایسا جوش آیا کہ اٹھ کر آگ کے اوپر سجدہ شکر میں گر پڑے، لیکن سر اٹھانے کے بعد معلوم ہوا کہ آپ کا ایک بال بھی آگ سے متاثر نہیں ہوا۔ پھر مریدین سے فرمایا کہ بارگاہ الٰہی میں اظہار عجز کرنے والے ہمیشہ سرخرو رہیں گے اور آگ کبھی ان کو جلا نہیں سکے گی۔

**اقوال زریں** آپ فرمایا کرتے تھے کہ سینۂ عشاق میں ایک ایسی آگ شعلہ فگن رہتی ہے کہ اپنے شعلوں کی لپیٹ میں خدا کے سوا ہر شے کو جلا کر خاکستر کر دیتی ہے۔ فرمایا کہ اہل ادب کی تین قسمیں ہیں ان میں سے ایک قسم اہل ادب کی وہ ہے جس کو اہل دنیا فصاحت و بلاغت وغیرہ سے تعبیر کرتے ہیں۔ دوسری قسم وہ ہے جن کو اہل باطن سے تعبیر کیا جاتا ہے کیونکہ ان کے نزدیک طہارت اور بھیدوں کی حفاظت اور اعضاء و نفس کا مؤدب بنانا اور ریاضت نفس وغیرہ ادب میں شامل ہے۔ تیسرے گروہ کو خاصان خدا سے تعبیر کیا جاتا ہے ان کے نزدیک تحفظ اوقات، ایفائے عہد، نفس پر عدم توجہی، مقام حضوری اور مقام قرب میں شائستگی اختیار کرنے کا نام ادب ہے۔ آپ نے اپنی حیات ہی میں یہ فرما دیا تھا کہ میرے مزار کے قریب جو جنازہ لایا جائے گا اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ چنانچہ آج تک اہل طوس ہر جنازے کو کچھ دیر کے لئے آپ کے مزار کے قریب رکھ کر بعد میں دفن کرتے ہیں۔